مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

توبہ و استغفار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب اعترافِ گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

مشکوۃ شریف میں ایک طویل حدیث ہے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب آقائے نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

اے میرے بندو ! میں نے اپنے اُوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے اُوپر بھی آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنے کو حرام قرار دیا ہے فَلَا تَظَالَمُوْا پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو ! تم سب کے سب بھٹکنے والے ہو سوائے اُس کے جس کو میں راہ پر لگاؤں فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو ! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اُس کے جس کا میں پیٹ بھروں فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ پس مجھ سے طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو ! تم سب کے سب بے کپڑے ہو سوائے اُس کے جس کو میں کپڑا عنایت کروں فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ پس مجھ سے کپڑے طلب کرو میں تمہیں پہناؤں گا۔

اے میرے بندو ! تم دن میں بھی گناہ کرتے ہو اور رات میں بھی اور میری شان یہ ہے کہ میں تمہارے سب کے سب گناہ بخش دیا کرتا ہوں فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ پس تم مجھ سے مغفرت چاہو میں تمہارے گناہ بخش دوں گا۔

اے میرے بندو ! تم اپنے خالق کو نفع پہنچا سکتے ہو اور نہ نقصان (یعنی تم کفر کرو تو اُسے نقصان نہیں پہنچتا اور نیکی کرو تو اُسے فائدہ نہیں پہنچتا)۔

اے میرے بندو ! اگر تم میں اوّل و آخر اور انسان و جنات سب ایسے ہو جائیں جیسے تم میں کوئی بڑے سے بڑا متقی ہو تو اس سے میرے ملک میں کوئی زیادتی نہ ہوگی۔

اے میرے بندو ! اگر تم میں اوّل و آخر انسان و جنات سب ایسے ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ خراب ہو تو اس سے میری سلطنت میں کوئی کمی نہ آئے گی۔

اے میرے بندو ! اگر تمہارے اوّل و آخر انسان و جنات کسی جگہ پر کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک انسان کو وہ دے دوں جو وہ مانگے تو ایسا کرنے سے میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

اے میرے بندو ! یہ جو کچھ بھی ہیں تمہارے ہی اعمال ہیں، یہ میں تمہارے کیے ہوئے تمہارے اُوپر شمار کرتا ہوں پھر یہ اعمال پورے کے پورے تمہیں پہنچادوں گا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ پس جو اچھائی پائے تو اُسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ [۱] اور جو اِس کے علاوہ (برائی وغیرہ) پائے تو اُسے چاہیے کہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے قرآنِ حکیم میں ہے ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَہٗ﴾ یعنی جو ذرّہ برابر بھی نیکی کرتا ہے وہ اُس کو دیکھ لے گا اور جو ذرّہ برابر بھی برائی کرتا ہے وہ اُس (کے برے انجام) کو دیکھ لے گا گویا برے کو برائی کا بدلہ اور اچھے کو اچھائی کا بدلہ مل کر رہے گا خواہ دنیا میں ہو خواہ آخرت میں۔

---

[۱] مشکوۃ شریف باب الاستغفار و التوبة رقم الحدیث ۲۳۲۶

تو انسان کو چاہیے کہ معمولی گناہوں سے بھی اجتناب کرے صغیرہ گناہوں کے لیے بھی استغفار کرے حق تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گناہ جس کو وہ معمولی اور چھوٹا سمجھتا ہے اس کی گرفت اور عذاب کا باعث بن جائے۔

حدیث شریف میں سوئی کو سمندر میں ڈبونے کی مثال دے کر بیان فرمایا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ سوئی میں کچھ نہ کچھ پانی آتا ہے چاہے وہ نصف قطرہ ہو یا چوتھائی قطرہ ہو، اللہ تعالیٰ کے دربار میں اتنی بھی کمی نہیں آتی صرف مثال دے کر سمجھانا مطلوب ہے۔

یہ بات بار بار کہہ چکا ہوں کہ استغفار صرف زبان سے کافی نہیں زبانی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں استغفار تب معتبر ہے جب اوّل گناہوں پر نادم ہو جرم خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو مگر جب دل میں ندامت اور شرمندگی ہوگی اور اس گناہ کے باعث اپنے آپ کو ملامت کرے گا تو حق تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ معاف فرمادیں گے۔

حدیث شریف میں بنی اسرائیل کا ایک واقعہ مذکور ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے پوری زندگی گناہوں میں گزار دی تھی بڑے بڑے قتل جیسے جرائم اس سے صادر ہوئے تھے آخر میں وہ اپنے جرائم اور اپنی سیہ کاریوں پر نادم ہوا اور ایک راہب کے پاس چلا آیا، اس کے سامنے اپنا حال بیان کیا تو اُس نے کہا کہ تو بہت بڑا مجرم ہے تیرے جرائم معاف ہونے کے نہیں، یہ سن کر اُس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا اور ایک اور کے پاس اسی غرض سے چلا گیا، اس کے حالات سن کر اس کو ایک اور صاحب کے پاس جانے کا مشورہ دیا کہ وہ خدا کا نیک بندہ ہے اس کے سامنے توبہ کرنا چنانچہ وہ گناہوں پر نادم انسان اس شخص کی طرف روانہ ہوا، ابھی اس نے بہت کم مسافت طے کی تھی کہ موت آ پہنچی آقائے نامدار ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جب چلنے کے قابل نہ رہا تو سینے کے بل گھسٹنے لگا، اس کے پاس روح قبض کرنے کے لیے جب فرشتے آئے تو فرشتوں میں گفتگو ہوئی، رحمت کے فرشتے کہتے کہ اس کی روح ہم قبض کریں گے کیونکہ یہ گناہوں پر نادم اور پشیمان تو ہو ہی چکا ہے، عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ بہت گناہگار رہے اس لیے اس کی جان ہم لیں گے۔ جنابِ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم بھیجا کہ زمین ناپ لو، اگر اس نے مسافت زیادہ طے کی ہے تو اس کی جان رحمت کے فرشتے قبض کریں ورنہ عذاب کے فرشتے، اگرچہ اس نے مسافت کم طے کی تھی مگر حق تعالیٰ کی رحمت سے اس طرف کی زمین سمٹی جس طرف وہ جا رہا تھا جب زمین کو ناپا گیا تو ایک بالشت وہ حصہ زیادہ نکلا جو وہ طے کر چکا تھا، بس پھر تو وہ رحمت کے فرشتے اس کی روح لے گئے۔[۱]

چونکہ وہ دل میں سخت نادم تھا شرمسار تھا اس لیے حق تعالیٰ کو اس کی ندامت اور شرمساری پسند آئی، شاید ایک بالشت ہی وہ گھسٹا ہوگا، جو ایک بالشت کا فرق ملائکہ کو دکھایا گیا اور حق تعالیٰ قریب کو بعید اور بعید کو قریب کرنے پر قادر ہیں۔

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ گناہ جتنے بھی ہوں مگر ندامت، پشیمانی، استغفار اور عاجزی سے حق تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔ (بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۴ر جون ۱۹۶۸ء)

قارئین اَنوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ اَنوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ اِرسال کیا جا رہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ اَنوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی اِدارہ سے وابستہ ہے اِس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اِس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی اِرسال فرمادیں اور دیگر اَحباب کو بھی اِس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے اِدارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔ (اِدارہ)

---

[۱] مشکوۃ شریف باب الاستغفار و التوبة رقم الحديث ۲۳۲۷